حکومت پنجاب

بجٹ تقریر

مالی سال2019-20

مخدوم ہاشم جواں بخت

وزیر خزانہ پنجاب

14 جون 2019ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

1. میں اللہ رب العزت کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے آج اس معزز ایوان میں پنجاب حکومت کے مالی سال 2019-20 کا بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ حکومت پنجاب کا آئندہ بجٹ پاکستان تحریک انصاف کی ترجیحات اور پالیسیوں کا آئینہ دار ہے۔

جناب سپیکر!

2. آج اس ملک کا ہر شخص اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ گزشتہ حکومت کی غلط پالیسیوں نے پاکستان کو کتنا نقصان پہنچایا۔ ورثے میں ملے ہوئے بدترین معاشی حالات کے باوجود ہماری حکومت اقتصادی بہتری کے لئے ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔ موجودہ بجٹ پاکستان تحریک انصاف کے منشور اور عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کی جانب اہم سنگ میل ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر!

3. آج جب ہم گزشتہ برسوں کے دوران پاکستان اور اس کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کی معیشت کی تباہی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سیاسی مخالفین کو اس پر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ہم ان چہروں کو بے نقاب نہ کریں جنہوں نے قومی وسائل کو بے دردی سے استعمال کیا اور پاکستان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ آج اس ملک کا ہر پیدا ہونے والا بچہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ جناب والا! کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ہے غارتِ چمن میں یقیناً کسی کا ہاتھ
شاخوں پہ انگلیوں کے نشاں دیکھتا ہوں میں

جناب سپیکر!

4. آج ہر پاکستانی یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں 6 ہزار ارب کے قرضے 30 ہزار ارب تک کیسے پہنچے؟ گزشتہ پنجاب حکومت کے وہ کون سے اخراجات تھے جنہوں نے سرکاری ملازمین کا 102 ارب روپے کا جی پی فنڈ تک ہڑپ کرنے پر مجبور کر دیا؟ اگر یہ تمام اخراجات ترقیاتی مقاصد کے لیے کیے گئے تھے تو پنجاب کے لاکھوں بچے سکولوں سے باہر کیوں تھے؟

ہسپتالوں میں ایک بستر پر تین تین مریض کیوں دکھائی دیتے رہے؟ چھ برسوں کے دوران اربوں روپے کے فنڈز کی فراہمی کے باوجود عوام کو صاف پانی کیوں نہ ملا؟ بھاری لاگت کے میگا پروجیکٹس کا آغاز کسی مالی منصوبہ بندی اور وسائل کی فراہمی کے بغیر کیوں کیا گیا؟ ان تمام بدانتظامیوں کے نتائج عوام کو بھگتنا پڑے۔

جناب والا!

5. گزشتہ دس سالوں میں ایک طرف چند بڑے شہر تھے جو نام نہاد ترقیاتی سرگرمیوں کا مرکز رہے اور دوسری طرف صوبے کا بڑا حصہ جسے ہر طرح کے وسائل سے محروم رکھا گیا۔ جناب والا! دعویٰ تو بار بار یہ کیا گیا کہ ہم جنوبی پنجاب کے عوام کو آبادی میں ان کے تناسب سے زیادہ ترقیاتی رقوم فراہم کر رہے ہیں لیکن حقیقی اعدادوشمار کے مطابق پچھلے سات سالوں میں جنوبی پنجاب کو کم از کم 265 ارب روپے کی خطیر رقم سے محروم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر!

6. گزشتہ دس سالوں میں پیدا کیے گئے سنگین معاشی بحران کا خاتمہ آٹھ ماہ کے مختصر عرصہ میں کیسے ممکن ہوسکتا تھا۔ لیکن جناب والا! ہم نے وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی قیادت میں اس سنگین صورت حال سے پوری جرأت مندی کے ساتھ نمٹنے کا تاریخی فیصلہ کیا۔ ہم نے ایڈہاک ازم سے کام لینے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ ہم صوبے میں Institutional Reforms کے ذریعے ایک ایسے انتظامی ڈھانچے کو وجود میں لائیں گے جو پائیدار معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ ایک عام آدمی کی زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کا باعث ہو گا۔

جناب سپیکر!

7. ہم نے وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی سوچ اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان بزدار کی راہنمائی میں یہ کوشش کی ہے کہ آئندہ مالی سال کے لئے پنجاب کا یہ بجٹ محض اعدادوشمار کا مجموعہ ہونے کی بجائے پنجاب کے عوام کے روشن مستقبل کا عہد نامہ ثابت ہو۔ چنانچہ ہم نے اس بجٹ کی بنیاد ان تین ترجیحات پر رکھی ہے جو تحریک انصاف کی حکومت کے منشور کا محور ہیں۔

جناب سپیکر!

8. یہ تین ترجیحات اس طرح ہیں:

-1 کم وسیلہ اور محروم طبقات کا تحفظ یعنی Social Protection

-2 انسانی وسائل کی ترقی یعنی Human Development

-3 یکساں علاقائی ترقی یعنی Regional Equalization

جناب سپیکر!

9. اس بجٹ کی بنیاد Punjab Growth Strategy پر رکھی گئی ہے جسے حال ہی میں پنجاب کابینہ نے منظور کیا ہے۔ Growth Strategy 2023 آئندہ پانچ سال کے لئے تمام شعبوں میں حکومت پنجاب کو رہنما اصول فراہم کرے گی۔ اسی حکمت عملی کے تحت ہم نے گزشتہ آٹھ ماہ میں لیبر، زراعت، صنعت، تعلیم، ٹورازم اور ماحولیات کے شعبوں میں نئی پالیسیاں متعارف کروائیں۔ عوامی فلاح اور سماجی تحفظ کے منصوبے تشکیل دیئے گئے جن میں بے سہارا افراد کے لئے پناہ گاہوں کا قیام، سستے گھروں کی فراہمی، صحت انصاف کارڈز کا اجراء، دیہی سڑکوں کی تعمیر، زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات اور کاروبار میں آسانی کی سکیمیں شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

10. تحریک انصاف کے منشور کا ایک بنیادی نکتہ فعال لوکل گورنمنٹ سسٹم کا قیام تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ حکومت پنجاب نے آٹھ ماہ کی قلیل مدت میں ایک مربوط لوکل گورنمنٹ سسٹم کا نظام وضع کیا اور پارلیمنٹ سے اس ایکٹ کی منظوری حاصل کر لی۔ یہ ایک ایسا تاریخی قدم ہے جس پر کوئی بھی حکومت فخر کر سکتی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اختیارات کی حقیقی معنوں میں نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس نظام کے تحت دیہی اور شہری کونسلوں کے قیام اور ان کو ترقیاتی فنڈز کی براہ راست منتقلی حقیقت میں ایک گیم چینجر ثابت ہو گی۔

جناب سپیکر!

11. دنیا جانتی ہے کہ تحریک انصاف کی عوامی تحریک کے دوران ہمارا ایک بڑا ہدف وہ شاہ خرچیاں اور قومی سرمائے کا بے دریغ استعمال تھا جو اُس وقت کی حکومت کا طرۂ امتیاز سمجھا جاتا تھا۔ تحریک

انصاف صرف وعدوں پر نہیں، عمل پر یقین رکھتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ حکومت میں آنے کے بعد پارٹی کے سربراہ وزیراعظم عمران خان اور ان کی ٹیم نے کفایت شعاری کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔ جہاں ایک طرف وفاقی کابینہ کے اراکین نے رضاکارانہ طور پر اپنی تنخواہوں میں 10 فیصد کمی کا فیصلہ کیا تو دوسری طرف ہماری بہادر افواج نے اپنے اخراجات میں اضافہ نہ کر کے ایک قابل تحسین مثال قائم کی ہے۔ وہ بھی اُن حالات میں جب سرحدوں پر کشیدگی ہے اور بھارت اپنے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر رہا ہے۔ اسی طرح پنجاب میں بھی وزیراعلیٰ اور ان کی کابینہ نے تنخواہوں اور دیگر اخراجات میں کمی کے ذریعے اس شاندار روایت کو برقرار رکھا ہے۔

جناب سپیکر!

12. اب میں آپ کے سامنے پنجاب کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے نمایاں نکات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ پنجاب کے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ کا ٹوٹل حجم 2,300 ارب 57 کروڑ روپے تجویز کیا گیا ہے جس میں سے 350 ارب روپے ترقیاتی جبکہ 1,717 ارب 60 کروڑ روپے غیر ترقیاتی مقاصد کے لیے مختص کیے گئے ہیں ۔ بجٹ کی دیگر تفصیلات کے مطابق مالی سال20-2019 میں ''General Revenue Receipts'' کی مد میں 1,990 ارب روپے کی وصولیوں کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ NFC کے تحت وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب کو 1601 ارب 46 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جبکہ صوبائی محصولات کی مد میں 388 ارب 40 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مالی سال میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1298 ارب 80 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جس میں سے337 ارب 60 کروڑ روپے تنخواہوں کی مد میں، 244 ارب 90 کروڑ روپے پنشن، مقامی حکومتوں کے لیے 437 ارب 10 کروڑ اور سروس ڈیلیوری اخراجات کے لیے 279 ارب 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے ۔ میں انتہائی فخر سے اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہوئے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے جاریہ اخراجات میں رواں مالی سال کے مقابلے میں صرف 2.7 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں سال بہ سال ہونے والا سب سے کم اضافہ ہے اور یہ سادگی اور کفایت شعاری کی بہترین مثال ہے۔

جناب سپیکر!

13. ملک میں موجودہ مالی بحران کے پیش نظر حکومت پنجاب کی جانب سے گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی 233 ارب روپے کی رقم بجٹ میں سرپلس کے طور پر رکھی جا رہی ہے جو کہ قومی بجٹ خسارہ کم کرنے میں مددگار ہو گی اور محصولات کے اہداف کے حصول پر اگلے مالی سال میں دستیاب ہو گی۔

جناب والا!

14. وسائل کی کمی اور مشکل اقتصادی صورت حال کے باوجود سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 350 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 47 فیصد زیادہ ہیں۔ میں اپنی حکومت کی ترجیحات کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ ترقیاتی پروگرام انہی ترجیحات کی روشنی میں تشکیل دیا گیا ہے اور اس ترقیاتی پروگرام میں 125 ارب روپے سوشل سیکٹر، 88 ارب انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیکٹر، 34 ارب پروڈکشن سیکٹر، 21 ارب سروسز سیکٹر، 17 ارب دیگر شعبہ جات، 23 ارب سپیشل پروگرامز، 42 ارب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی مد میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

15. جب تحریک انصاف کی قیادت ''ریاست مدینہ'' کے ماڈل کی بات کرتی ہے تو ہمارے مدنظر ایسا معاشرہ ہوتا ہے جس میں پسماندہ اور محروم طبقات کے تحفظ کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اسی تصور کو ممکنہ حد تک عملی شکل دینے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک جامع ''پنجاب احساس پروگرام'' کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے 6 ارب 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

16. ''پنجاب احساس پروگرام'' کے تحت جاری کئے جانے والے چند منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

☆ 3 ارب روپے کی لاگت سے ''باہمت بزرگ پروگرام'' کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت 65 سال سے زائد عمر کے ایک لاکھ پچاس ہزار بزرگوں کی ماہانہ مالی معاونت کے

لئے 2000 ہزار روپے الاؤنس دیا جائے گا۔

☆ معذور افراد اور ان کے خاندانوں کو درپیش مسائل کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حکومت ان خاندانوں کی مشکلات میں کمی کے لئے 'ہم قدم' کے نام سے 3 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک پروگرام کا آغاز کرنے جا رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت 2 لاکھ سے زیادہ افراد کو 2000 روپے ماہانہ کی مالی امداد مہیا کی جائے گی۔

☆ بیواؤں اور یتیم بچوں کی کفالت کے لیے 2 ارب روپے کی لاگت سے ''سرپرست پروگرام'' متعارف کروایا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت بیوہ خواتین کی مالی معاونت کے لیے ماہانہ 2 ہزار روپے کا وظیفہ مقرر کیا جائے گا۔

☆ پنجاب میں فنکاروں اور ہنرمندوں کی مالی امداد میں خاطر خواہ اضافے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

☆ معاشرے کے ایک محروم طبقے یعنی ''خواجہ سراؤں'' کی فلاح و بہبود کے لیے 20 کروڑ روپے کی لاگت سے ''مساوات'' پروگرام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

☆ تیزاب گردی جیسے سنگین جرم کا شکار افراد کی بحالی کے لیے 10 کروڑ کی لاگت سے ''نئی زندگی پروگرام'' کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

☆ خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانے کے لئے 8 ارب روپے کی لاگت سے ایک پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

17. تحریک انصاف کی حکومت نے ایک باقاعدہ پالیسی کے تحت دہشت گردی کا نشانہ بننے والے سرکاری اہلکاروں کی طرح عام شہریوں کے اہل خانہ کی مالی امداد کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ ''خراج شہداء پروگرام'' کے تحت دہشت گردی کا شکار ہونے والے ان شہریوں کی بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کو اس وقت تک یقینی بنایا جائے گا جب تک وہ اپنے پاؤں پہ کھڑے نہ ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے 30 کروڑ روپے مہیا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

18. لاہور میں بے گھر افراد کے لیے ''پناہ گاہ'' منصوبہ بے حد کامیاب رہا ہے۔ پنجاب احساس پروگرام کے تحت پورے پنجاب میں پناہ گاہوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ رواں مالی سال میں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں مزید 9 پناہ گاہوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

19. ہماری حکومت نے میگا پراجیکٹس کے تصور کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ اب یہ میگا پراجیکٹس محض سڑکوں اور پلوں تک محدود نہیں رہیں گے۔ ہم نے صحت، تعلیم، صنعت اور زراعت سمیت دیگر شعبوں میں میگا پراجیکٹس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ ہم صحت کے شعبہ میں پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ لا رہے ہیں۔ چنانچہ آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر 279 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں مختص کی جانے والی رقم گزشتہ حکمرانوں کے دور حکومت کے آخری بجٹ سے 20 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

20. آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ لاہور میں محض ٹرانسپورٹ کے ایک زیرتعمیر منصوبے پر صرف ہونے والی مجموعی رقم سے پنجاب کے طول وعرض میں کم از کم 50 جدید ترین ہسپتالوں کی تعمیر عمل میں لائی جا سکتی تھی۔ یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں گزشتہ کئی ادوار سے ایک بھی نئے جنرل ہسپتال کا قیام عمل نہیں لایا جا سکا۔

جناب سپیکر!

21. میں آج اس ایوان میں انتہائی مسرت کے ساتھ پنجاب کے مختلف شہروں میں تقریباً 40 ارب روپے کی لاگت سے 9 جدید ہسپتالوں کے قیام کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ ہسپتال لیہ، لاہور، میانوالی، رحیم یار خان، راولپنڈی، بہاولپور، ڈی جی خان، ملتان اور راجن پور میں تعمیر کئے جائیں گے۔ اسی طرح صحت عامہ کے وہ منصوبے جو گزشتہ حکومت نے سیاسی وجوہ کی بنا پر سرد خانے کی نظر کر دیئے تھے ہماری حکومت نے وہ تمام منصوبے بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اس ضمن میں فاطمہ جناح انسٹیٹیوٹ آف ڈینٹیسٹری کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا۔ جس پر کام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

22. تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق عوام کو ''صحت انصاف کارڈ'' کے فقید المثال منصوبے کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اس سال اس کا دائرہ کار پنجاب کے 36 اضلاع تک بڑھا دیا جائے گا۔ آئندہ بجٹ میں اس منصوبے کے لئے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

23. قومی ترقی میں تعلیم کی تمام تر اہمیت کے باوجود گزشتہ دور میں صحت کی طرح تعلیم کے شعبے کو وہ اہمیت نہیں دی گئی جس کا یہ مستحق تھا۔ ہماری حکومت نے بجٹ 2019-20 میں تعلیم کے شعبے کے لئے 383 ارب روپے کی ریکارڈ رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر!

24. ہم دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے میں درپیش مسائل Innovative اقدامات کے بغیر حل نہیں کئے جا سکتے۔ پنجاب میں ''انصاف سکول پروگرام'' کے تحت شام کی شفٹ کا اجراء ہماری اسی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اس اقدام کے ذریعے جہاں ایک طرف ہم سکولوں میں پہلے سے موجود سہولتوں اور وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں گے وہاں ہمارا یہ قدم خواندگی کی شرح میں اضافہ کا باعث بنے گا۔

جناب سپیکر!

25. سکول ایجوکیشن کی طرح ہائر ایجوکیشن بھی ہماری ترجیحات کا حصہ ہے۔ میں آج اس ایوان میں نہایت خوشی کے ساتھ صوبے میں چھ نئی یونیورسٹیوں کے قیام کا اعلان کر رہا ہوں جو کہ مری، چکوال، میانوالی، بھکر اور راولپنڈی میں قائم کی جائیں گی۔ ان کے علاوہ ننکانہ صاحب میں بابا گورونانک یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ ہے جو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اقلیتوں کی مؤثر نمائندگی کی علامت بھی ثابت ہو گی۔

جناب سپیکر!

26. ہم نے پنجاب بھر میں اس مالی سال کے دوران 63 کالجز مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کالجوں کی تعمیر پر 2 ارب روپے سے زائد کی رقم صرف ہو گی۔ اسی طرح صوبے کے 68 کالجوں میں

عدم موجود سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک ارب 76 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر !

27. گزشتہ حکومت کے صاف پانی کے نام پر شروع کئے گئے نام نہاد منصوبے کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ ہماری حکومت نے ایک جامع حکمت عملی کے تحت صاف پانی کی فراہمی کے لئے ''آب پاک اتھارٹی'' تشکیل دی ہے۔ اس مقصد کے لئے 8 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ صاف پانی کے اس منصوبے کا آغاز پنجاب کے دیہی اور دور دراز علاقوں سے کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

28. حکومت پنجاب پورے صوبے میں وسائل کی منصفانہ تقسیم اور ترقی کے یکساں مواقع کی فراہمی پر یقین رکھتی ہے۔ جنوبی پنجاب کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ اب ان کے ازالے کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 35 فیصد جنوبی پنجاب کے لیے مختص کیا جا رہا ہے۔ میں اس موقع پر یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آئندہ جنوبی پنجاب کے علاقوں کے لئے مختص رقوم کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکے گا چنانچہ حکومت نے پنجاب کابینہ کی منظوری کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے مختص ترقیاتی بجٹ کو صرف جنوبی پنجاب ہی میں استعمال کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

29. مالی سال 20-2019 میں جنوبی پنجاب کے نمایاں ترقیاتی منصوبہ جات میں ملتان میں نشتر ٹو ہسپتال، رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی فیز۔II اور شیخ زاید ہسپتال فیز۔II، ڈی جی خان میں انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ٹیکنالوجی یونیورسٹی اور سیف سٹی پراجیکٹ، لیہ میں 200 بستروں پر مشتمل زچہ و بچہ ہسپتال اور بہاولپور میں چلڈرن ہسپتال کا قیام شامل ہیں۔ تونسہ اور مظفرگڑھ میں صنعتی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹس کے منصوبے بھی آئندہ بجٹ کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر!

30. حکومت پنجاب قومی یکجہتی کے جذبے کے تحت بلوچی بھائیوں کے لئے کوئٹہ میں کارڈیالوجی ہسپتال اور خاران میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کے قیام کے لئے بجٹ میں فنڈز مہیا کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

31. چھوٹے اور انٹرمیڈیٹ شہروں میں تمام بنیادی شہری سہولتوں کی فراہمی ہمارا مشن ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے بڑے شہروں پر آبادی کا دباؤ بھی کم ہو گا۔ پنجاب کے پانچ شہروں کو پہلی بار Master Planning کے ذریعے شہری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے ایک ارب 54 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک بڑے منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

32. وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان نے قوم سے اپنے پہلے خطاب میں بے گھر اور مستحق افراد کے لیے پچاس لاکھ گھروں کی تعمیر کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ پنجاب میں وزیراعظم کے اس عوام دوست اقدام کے تحت تین مراحل میں ایک لاکھ ستر ہزار مکانات کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

33. اب میں پاکستان کی معیشت کے ایک انتہائی اہم شعبے یعنی زراعت کے بارے میں آئندہ بجٹ میں تجویز کئے گئے اقدامات اور منصوبوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ تحریک انصاف کے نزدیک زرعی شعبہ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیراعظم پاکستان عمران خان نے اپنا منصب سنبھالتے ہی نہ صرف ایک جامع زرعی پالیسی کے تحت Comprehensive اصلاحات تجویز کیں بلکہ ان اصلاحات پر عملدرآمد کے لئے پانچ برسوں پر محیط 125 ارب روپے کے ایک عظیم الشان زرعی پیکیج کا اعلان بھی کیا۔

جناب سپیکر!

34. حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں زراعت کے لئے مختص ترقیاتی بجٹ میں پچھلے برس کی نسبت 100 فیصد سے زائد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بجٹ 20-2019 میں اس شعبہ میں مجموعی طور پر 40 ارب 76 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

35. محکمہ زراعت کے بجٹ میں مختلف کھادوں اور بیجوں پر دی جانے والی سبسڈیز ، ای

کریڈٹ اور فصل بیمہ پروگرام کے لئے 7 ارب 85 کروڑ روپے کی خطیر رقم تجویز کی گئی ہے۔ حکومت نے کاشتکاروں کو زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلانے کے لئے صوبے میں ماڈل آکشن مارکیٹس کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ مارکیٹنگ کے اس جدید نظام سے کاشتکاروں کے علاوہ زرعی اجناس کے برآمد کنندگان بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ حکومت نے کاشتکاروں تک براہ راست سبسڈی پہنچانے کے لیے ''ایگری سمارٹ کارڈ'' کے اجراء کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

36. شجرکاری کو فروغ دیئے بغیر بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی طرح طرح کی بیماریوں پر قابو پانا ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے آئندہ پانچ برسوں کے دوران محکمہ جنگلات کے تحت 55 کروڑ درخت لگانے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 3 ارب 43 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

37. صنعت کا شعبہ بھی ہماری معیشت کی ترقی اور استحکام کے لئے کلیدی حیثیت کا حامل ہے جو مقامی پیداوار میں اضافہ اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ہم نے جہاں ایک طرف پنجاب میں بیمار صنعتوں کی بحالی کے لئے مؤثر منصوبے تشکیل دیئے ہیں وہاں ہم نے صوبے کے مختلف حصوں میں نئے صنعتی مراکز اور سپیشل اکنامک زونز قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر!

38. آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ ہم نے فیصل آباد میں 23 ارب روپے کی لاگت سے علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے نام سے ایک بڑے صنعتی مرکز کے قیام کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ہم نے پچھلی حکومت کی بدانتظامی کا شکار قائداعظم اپیرل پارک شیخوپورہ کو فعال کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ مظفر گڑھ میں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سے انڈسٹریل پارک اور تونسہ میں سمال انڈسٹریل پارک بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

39. Ease of Doing Business کے تحت کاروبار میں آسانی کے لئے اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ میں یہاں بزنس رجسٹریشن پورٹل کا ذکر کروں گا جس کے تحت حکومتی دفاتر کے چکر لگائے بغیر کاروبار کی آن لائن رجسٹریشن کی جا رہی ہے اور اس کے تحت اب تک 14 ہزار نئے کاروبار رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں۔ٹیکس کی ادائیگی کے حوالے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے تحت آن لائن سسٹم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

40. حکومت کی معاشی پالیسی کا ایک بنیادی جزو سیاحت کا فروغ ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مربوط ٹورازم پالیسی وضع کی جا چکی ہے۔ اس پالیسی کے تحت حکومت پنجاب نئے ٹورسٹ مقامات کو Develop کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ موجودہ مقامات پر تمام تر سہولیات مہیا کی جائیں گی۔محکمہ ٹوازم اب تک 9 ایسے مقامات کی نشاندہی کر چکا ہے جو ٹورازم کا Potential رکھتے ہیں۔ ان مقامات میں سون ویلی، اٹک، کالا باغ، بہاولپور، کوہ سلیمان اور جہلم شامل ہیں۔ پنجاب میں Religious Tourism کے فروغ کے لئے بھی اہم اقدامات کئے جا رہے ہیں۔حکومت پنجاب ''پنجاب ٹورازم اتھارٹی'' قائم کر رہی ہے۔حکومتی اثاثوں کے بہترین استعمال اور وسائل میں اضافہ کے لئے ایسی تمام سرکاری عمارتیں جو ٹورازم کے اعتبار سے پرکشش ہیں سیاحتی اور کمرشل مقاصد کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ اسی طرح حکومت پنجاب کے 177 ریسٹ ہاؤسز کو عام پبلک کے لئے کھولنے کا بے مثال فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

41. نوجوان ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہیں۔جنہیں کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت پنجاب یوتھ پیکج کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت ایجوکیشن، سکلز ڈویلپمنٹ ، سپورٹس، یوتھ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں مختلف پروگرام متعارف کروا ئے جا رہے ہیں جن کے تحت نوجوانوں کو روزگار اور فنی تربیت کی فراہمی کے ذریعے لیبر فورس کا حصہ بنایا جا سکتا ہے ۔ ان پروگرامز میں TEVTA کا ''ہنرمند نوجوان پروگرام'' اور پنجاب سمال انڈسٹریز کا بلاسود قرضوں کا پروگرام

سرفہرست ہیں۔

جناب سپیکر!

42. اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے بجٹ کی تیاری میں معاونت کی۔ بالخصوص فنانس ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پنجاب کے تمام اہلکاروں اور افسران کا، جنھوں نے عید کے دنوں میں بھی اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ میں پریس گیلری میں موجود صحافی دوستوں اور پنجاب اسمبلی کے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں معزز اراکین اسمبلی کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں نے اپنی ترجیحات سے آگاہی کے ذریعے بجٹ سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنھوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور ہمیشہ میری رہنمائی کی۔ آخر میں اللہ رب العزت کے حضور دعاگو ہوں کہ وہ ہمیں پنجاب کو حقیقی معنوں میں خوشحال، ترقی یافتہ اور فلاحی صوبہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

پاکستان زندہ باد